بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام مالک بن انس علیہ الرحمۃ کا تعارف

نام: کنیت ابو عبد اللہ، لقب امام دار الھجرۃ۔ آپ کا نام مالک بن انس بن مالک بن ابو عامر اصبحی ہے۔

پیدائش: پیدائش 93ھ ہے، وفات 179ھ ہے۔ حمل کا زمانہ تین سال تک کا بیان کیا جاتا ہے۔(92،93،94)

خاندان: ان کے دادا ابو عامر اصبحی جلیل القدر صحابی ہیں۔ سوائے جنگ بدر کے سب غزوات میں شریک ہوئے۔ جبکہ والد محترم کا شمار صحابہ کرام کے کبار تلامذہ میں ہوتا ہے۔

علمی مقام: آپ کو امیر المؤمنین فی الحدیث بھی کہا جاتا ہے۔

امام اوزاعی علیہ الرحمۃ امام مالک علیہ الرحمۃ کا تذکرہ عالم العلماء، عالم اھل المدینہ، مفتی الحرمین سے کرتے ہیں۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مالک حجۃ اللہ علی خلقہ بعد التابعین

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: حدث عنہ خلق من الائمۃ

علامہ حافظ ذھبی فرماتے ہیں: حدث عنہ امم لا یکادون یحصون

امام مالک کا عشق رسول ﷺ: زبردست عاشق رسول تھے۔(1) مدینہ منورہ میں سوار نہ ہوتے، فرماتے جس شہر میں آپ کا جسم مبارک مدفون ہو اس میں سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا۔(2) حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں ایک بار درس حدیث کے دوران رنگ متغیر ہونے لگ گیا، بعد درس مزاج دریافت کیا تو فرمایا۔ دس بار بچھو نے ڈنک مارا ہے لیکن حدیث پیغمبر ﷺ کی تعظیم کے سبب صبر کیا۔(3) بجز سفر حج کے مدینہ سے باہر نہیں نکلے۔

اساتذہ کے نام: جعفر الصادق۔ نافع مولی ابن عمر۔ ابن شہاب زھری۔ عبد الرحمن اوزاعی۔ ایوب سختیانی۔ زید بن اسلم۔ عبد اللہ بن ذکوان۔ ثور بن یزید۔ یحیی بن سعید۔ ہشام بن عروہ۔ حمید طویل۔ ابن ہرمز۔ محمد بن یحیی بن حبان۔

تلامذہ کے نام: محمد بن ادریس شافعی۔ محمد بن حسن شیبانی۔ سفیان ثوری۔ سفیان بن عیینہ۔ عبد اللہ بن مبارک۔ ابن علیہ۔ یحیی بن یحیی تمیمی۔ یحیی بن یحیی لیثی۔

علم کی عزت: خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ امین اور مامون کو محل میں آکر حدیث پڑھا دیں، آپ نے انکار فرمایا، مجبوراً خلیفہ کو دونوں بیٹے آپ کے پاس پڑھنے کے لیے بھیجنے پڑے۔

استقامت علی الحق: محمد نفس زکیہ نے 135 ھ میں مدینہ میں اور ان کے بھائی ابراہیم نے بصرہ میں سادات پر منصور کی زیادتیوں کے سبب علم حق بلند کیا تو امام صاحب نے ان کا ساتھ دیا جس کے نتیجے میں **والی مدینہ جعفر بن سلیمان** نے غضب ناک ہو کر آپ کی پشت پر **70 کوڑے لگوائے**، پیٹھ لہولہان ہو گئی، ہاتھ کندھوں سے نکل آئے پھر اونٹ پر بٹھا کر تمام شہر میں گھمایا، آپ فرماتے جاتے جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس ہوں اور میں یہ فتوی دیتا ہوں کہ **جبری طلاق واقع نہیں ہوتی**۔ اس مسئلہ کے پیچھے یہ معاملہ تھا کہ آپ فرماتے تھے خلافت محمد زکیہ کا حق ہے لوگوں نے کہا ہم تو خلیفہ منصور کی بیعت کر چکے ہیں آپ نے فرمایا: منصور نے بیعت جبرا لی ہے اور جو کام جبرا کروایا جائے اس کا شرع میں اعتبار نہیں ہوتا جیسے جبری طلاق طلاق نہیں۔ (ولا طلاق ولا عتاق فی اغلاق)

مؤطا کا تعارف: اس کتاب کا نام مؤطا ہے۔ امام مالک کی نسبت سے اسے موطا امام مالک کہا جاتا ہے۔ بعض موطا کی نسبت امام مالک کے تلامذہ یعنی راویان موطا کی طرف بھی کر دی جاتی ہے جیسے موطا امام محمد، بہتر یہ ہے کہ اسے موطا مالک بروایت محمد سے تعبیر کیا جائے،

وجہ تسمیہ: موطا نام رکھنے کی وجہ جو امام مالک نے خود بیان کی وہ یہ ہے۔ **عرضت کتابی هذا علی سبعین فقیها من فقهاء المدینة فکلهم واطأنی علیه فسمیته الموطأ**

سبب تالیف: تین اسباب بیان کیے جاتے ہیں۔ 1۔ عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور کے کہنے پر لکھی۔ 2۔ خلیفہ مہدی کے کہنے پر لکھی۔ 3۔ امام صاحب نے عبد العزیز بن الماجشون کی موطا دیکھی تو احساس ہوا کہ اس موضوع پر مزید بہترین کتاب ہونی چاہیئے پھر آپ نے موطا تصنیف فرمائی۔

موضوعات کتاب: اجمالی طور پر تو موضوع احادیث رسول ﷺ اور آثار صحابہ کا بیان ہے۔ تفصیلی طور پر 8 قسموں میں منقسم ہے۔

1۔ مرفوع و متصل احادیث　　2۔ مرسل احادیث　　3۔ منقطع احادیث　　4۔ مرفوع حکمی

5۔ بلاغیات (بلغنی یا اس کے ہم معنی)　　6۔ اقوال صحابہ و تابعین　　7۔ امام مالک کا تفقہ و اجتہاد　　8۔ لغوی و تفسیری افادات

طریقہ تالیف: کتاب کو فقہی ابواب پر مرتب کیا۔ احادیث صحیحہ پر اکتفاء کی بجائے اقوال صحابہ و تابعین ذکر کیے، مسند کے ساتھ ساتھ مرسل احادیث سے بھی احتجاج کیا۔ حضرت عمر و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وارد مسائل سے بھی استدلال کیا۔

موطا میں امام مالک کے شیوخ: اس کتاب میں امام مالک کے شیوخ کی تعداد 102 ہے جنہیں امام ذہبی اور امام غافقی نے بیان کیا ہے۔

روایات مؤطا کی تعداد: کم و بیش 18 بیان کی جاتی ہے جن میں نصوص کی تعداد میں بھی بہت حد تک فرق پایا جاتا ہے۔ فرق کی وجہ یہ ہے کہ مختلف اوقات میں امام صاحب نے ان لوگوں سے کتاب سنی تو مسلسل اس میں کمی و بیشی کرواتے رہے۔ روایات موطا میں سب سے مشہور روایت یحیی بن یحیی اللیثی کی ہے۔ جب مطلق موطا کہا جائے گا تو یہی مراد ہوتی ہے۔

نمبر شمار	موطا کے راوی کا نام	وفات	تعداد نصوص	نمبر شمار	راوی کا نام	وفات	تعداد نصوص
1	محمد بن الحسن الشیبانی	179	1008	10	مطرف بن عبد اللہ	220	
2	علی بن زیاد العبسی	190		11	عبد اللہ بن مسلمہ	221	695
3	عبد الرحمن بن القاسم	191	517	12	سعید بن عفیر	226	
4	عبد اللہ بن وہب القرشی	197		13	یحیی بن یحیی النیسابوری	226	
5	معن بن عیسی القزاز	198		14	مصعب بن عبد اللہ الزبیری	230	
6	سلیمان بن برد	210		15	یحیی بن یحیی اللیثی	233	3376
7	یحیی بن بکیر	213		16	سوید بن سعید	240	
8	محمد بن مبارک	215		17	ابو مصعب الزہری	241	3069
9	عبد اللہ بن یوسف	218		18	احمد بن اسماعیل السہمی		

شروح موطا: موطا کی شروح کی تعداد کم و بیش 130 بیان کی جاتی ہے۔

شروح کے نام	مصنف	وفات
تفسیر غریب الموطا	محمد بن عبد السلام	265
مسند موطا	ابو القاسم الجوہری	381
التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید	حافظ ابن عبد البر	463
الاستذکار	حافظ ابن عبد البر	463
المنتقی	ابو الولید الباجی	474
الایماء فی اطراف الموطا	احمد بن طاہر	520
القبس فی شرح موطا امالک بن انس	ابن العربی	543
المشروع المہیا فی ضبط مشکل رجال الموطا	ابن مخلوف التلمسانی	868
تنویر الحوالک	امام سیوطی	911